درج بالاتفصیل کے بعد ہم پھراتنا عرض کرنا چاہیں گے کہ قادیانی پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقارعلی بھٹومرحوم کے ہاتھوں غیرمسلم اقلیت قرار پائے جانے سے قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بڑے زخم کو نہ تو بھولے ہیں اور نہ ہی بھولیں گے۔حکمرانوں اور سیاست دانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں اور منصور اعجاز کے عدالتی بیان کہ ''میں مسلمان ہوں'' کا نوٹس لینا چاہیے۔وماعلینا الا البلاغ

بھائی محمد عباس نجمی کا سانحۂ انتقال:

مجھ سے دو تین سال بڑے برادرم محمد عباس نجمی ۱۳رفروری ۲۰۱۲ء پیر کا دن گزار کر رات کو لاہور کے ایک ہسپتال میں داغِ مفارقت دے گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔وہ ۱۹۵۳ء میں پیدا ہوئے اور ۵۸ سال عمر پائی۔تقریباً سوا سال پہلے وہ بیمار ہوئے، دماغ میں ٹیومر، پھر آپریشن اور بستر علالت پر زیادہ وقت لاہور جی او آر تھری کی رہائش گاہ پر گزرا۔زندگی بھر کا ساتھ رہا، اب مرحوم کے لکھتے ہوئے ہاتھ اور قلم ساتھ نہیں دے رہے، اپنی کیفیت بیان نہیں کر سکتا!

بھائی، دوست، بلکہ یار اور پھر ہم فکر و ہم نظر محمد عباس نجمی......ہوش سنبھالنے سے پہلے نجانے کب ہم شیر وشکر ہو چکے تھے۔گاؤں (12/42 ایل چیچہ وطنی) میں گھر آمنے سامنے مگر میں اُن کے گھر یا وہ ہمارے گھر، اکٹھے بیٹھنا اٹھنا، کھانا پینا اور سونا جاگنا۔مرحوم کی دادی مرحومہ اور ہمارے دادا مرحوم سگے بھائی بہن مگر تعلق اور قربت اپنی انتہاؤں تک۔مرحوم کے والد صاحب اور ہمارے والد صاحب سگے بھائیوں کی طرح دونوں کا تعلق خانقاہ سراجیہ سے۔اِسی نسبت سے ہم بچپن سے ہی خانقاہ سراجیہ آنے جانے لگے اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق ہوا۔

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، حضرت والد صاحب مرحوم کی دعوت پر چک مدرسہ عربیہ رحیمیہ تدریس کے لیے تشریف لے آئے، کم وبیش دو سالہ قیام کے دوران ہم پیر جی مدظلہٗ سے بے حد مانوس ہوگئے۔اُن سے قرآن کریم پڑھتے رہے۔بھائی نجمی نے حضرت پیر جی سے قواعد تجوید ''جمال القرآن'' بھی پڑھنی شروع کردی۔اور پھر بڑے شاہ جی (حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی تربیت گاہ کا حصہ بن گئے، حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ العالی نے اپنے بچوں کی طرح ہماری تربیت کی۔

مرحوم محمد عباس نجمی نے تحریک طلباء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے ملک بھر میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظِ ختمِ نبوّت میں طلباء کی قیادت کرتے رہے۔۱۹۷۷ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش پیش رہے۔وہ ۳۰رمئی ۱۹۸۴ء کو پنجابی کے لیکچرر کے طور پر گورنمنٹ کالج ملکوال تعینات ہوئے بعدازاں طویل عرصہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں پڑھاتے رہے۔تقریباً تین سال قبل انہوں نے (پلاک) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آرٹ اینڈ کلچر لاہور کے ڈائریکٹر کے طور پر چارج سنبھالا۔وہ بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور سے بیماری کے دوران ریٹائر ہوئے۔انہوں نے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔مرحوم کی پہلی نماز جنازہ ۱۴رفروری منگل کو سوا نو بجے صبح لاہور میں ادا کی گئی، جس میں دینی و تعلیمی حلقوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی، تدفین کے لیے ان کی میت چیچہ وطنی لائی گئی اور (12/42 ایل) میں عصر کی نماز کے بعد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

بلاشبہ ڈاکٹر پروفیسر محمد عباس نجمی ایک نظریاتی شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے جدید ماحول میں قدیم روایات کو زندہ رکھا اور اپنے عقیدے کے حوالے سے بے مثال جدوجہد کے حامل تھے۔بچپن میں سٹوڈنٹس انصاف پارٹی